بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ — ۹ شعبان ۱۳۹۳ھ - ۸ تبوک ۱۳۵۲ہش - ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء — نمبر ۲۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں یورپ کے احمدیہ مشنوں کا معائنہ فرما رہے ہیں۔ چنانچہ حضور انگلستان۔ مغربی جرمنی ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کا دورہ فرمانے کے بعد ڈنمارک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور بخیریت واپسی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ایک ضروری تصحیح

مورخہ ۲ تبوک ۱۳۵۲ہش مطابق ۲ ستمبر ۱۹۷۳ کے الفضل میں صفحہ ۳ پر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور کا ایک مضمون بعنوان "کتاب اسلام" مصنفہ پروفیسر الفریڈ گلیم ایڈیشن ۱۹۶۸ شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم ۲ کے شروع میں ایک نوٹ بھی شائع ہوا ہے اس میں ایک بات غلط درج ہو گئی ہے بعد اصلاح نوٹ کی عبارت یوں پڑھی جائے:۔

"نوٹ: ایک بڑی غلطی جماعت کے متعلق پروفیسر صاحب نے کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی نے جماعت سے اختلاف کیا اور قادیان کو چھوڑ کر لاہور میں اپنی علیحدہ جماعت قائم کر لی۔ یہ بات صریحاً غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۹۶۵ میں ہوا۔ ہر دو صاحبان موصوف نے ۱۹۶۵ء میں نہیں بلکہ ۱۹۱۴ء میں علیحدگی اختیار کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ پروفیسر مذکور کا علم جماعت احمدیہ کے متعلق ناقص تھا۔"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

ماہ صیام میں حفاظ کی ضرورت

امسال ماہ رمضان المبارک غالباً ۲۹ تبوک (ستمبر) سے شروع ہو رہا ہے اس سلسلہ میں ہمیں ان حافظ صاحبان کے پتہ جات مطلوب ہیں جو ماہ صیام میں مرکز سلسلہ کے انتظام کے ماتحت مختلف احمدی جماعتوں میں جاسکیں وہ خود یا امیر اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ایسے حفاظ کے پتہ جات ہمیں ۱۰ ستمبر تک ضرور بھجوا دیں تاکہ پروگرام کے مطابق بروقت انہیں جماعتوں میں بھجوانے کا انتظام کیا جاسکے۔

اسی طرح جن جماعتوں کو حفاظ کی ضرورت ہے وہ بھی اپنی درخواستیں اس تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ سے سچی صلح پیدا کر لو اور اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو

"خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیت ایزدی سے ویرانہ بن گیا۔ اور الّوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے اُن کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اُس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۶-۲۶۷)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے کوائف

دریائے وائی کی وادی میں حضور کا ورود مسعود۔ طالبعلمی کے زمانہ میں حضور کے ایک ایمان افروز واقعہ کی یاد

احباب جماعت کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پیغام

(مکرم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب ایم۔اے):-

مکرم چودھری صاحب موصوف اپنی رپورٹ محررہ ۱۵ اگست ۱۹۷۳ء (بنام امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ) میں تحریر فرماتے ہیں:-

لندن ۱۵ اگست۔ آج یہاں کے موسم کے مطابق خاصی گرمی اور حبس رہا۔ اور ہوا میں نمی کے باعث اس کا احساس بھی معمول سے قدرے زیادہ ہوا۔

دریائے وائی کی وادی میں:

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دریائے وائی کی وادی میں جو ویلز میں ہے، کے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ فطرت کے خوبصورت مناظر سے بھرپور ہے۔ راستے میں چند منٹ کیلئے حضور Henley-on-Thames میں دریا کے کنارے رکے۔ اور درمیانی قسم کی کشتیوں کی ساخت اور ڈیزائن جو ہمارے دریاؤں میں اور سیلابوں میں کام دے سکے پسند فرما کر ان کی قیمت کا اندازہ دریافت فرمایا۔ تقریباً سوا گھنٹہ حضور ایدہ اللہ Bourten-on-the water کے خوبصورت قصبے میں ٹھہرے۔ قصبے کے بیچوں بیچ ایک خوبصورت نالہ بہتا ہے جہاں سیاح دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد براستہ Ato Wye وادی میں جو Monmouthshire مان متھ شائر میں واقع ہے۔ Symond Yat سی مونڈ یاٹ (جو ایک بلند چوٹی ہے) پہنچ گئے۔ یہاں سے نیچے وادی اور دریا اور اس کے پس منظر میں نہایت خوبصورت جنگل، پہاڑیاں اور سبزہ حد نظر تک دکھائی دیتا ہے۔ چوٹی پر چائے کی دکان بھی ہے۔ یہاں پر حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ زائرین کے لئے یہ ایک نئی بات تھی۔ جو انہوں نے نہایت دلچسپی اور خاص توجہ سے دیکھی۔ واپسی بھی دریا کے ساتھ ساتھ ہوئی۔ نہایت پُر فضا اور خوبصورت علاقہ ہے۔ ڈکسٹن Dixton، Little Doward (ڈاور ڈخورد) Whit Church وہٹ چرچ Horseshoe Bend ہارس شو بینڈ اور دیگر مقامات سے ہوتے ہوئے تقریباً بیس میل تک دریائے وائی کے کنارے کے ساتھ ساتھ ساڑھے گیارہ بجے شب واپس مشن ہاؤس میں پہنچ گئے۔

اس سارے سفر میں محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب قابل دید مقامات کی تفاصیل بتاتے گئے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف کو یہ علاقہ اپنی فطری خوبصورتی کی وجہ سے پسند ہے۔ ان کو سارے علاقے کی ذرا ذرا تفصیل یاد ہے۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو جلا کا حافظہ دیا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے سفر میں انہوں نے Torquay کا علاقہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دکھایا تھا۔ اور اپنے پیارے اور مطاع امام کے جوانی کے زمانے کی سیر گاہوں کی پرانی یادیں تازہ کرنے اور پرانے واقفوں اور تعلق رکھنے والوں سے ملنے کے لئے حضور کی خدمت میں کئی دن حاضر رہے تھے۔ اُس وقت بھی ان کو چالیس سال قبل کے واقعات اور راستے اور موڑ ازبر یاد تھے۔

ایک ایمان افروز واقعہ کی یاد

اسی ضمن میں عاجز راقم ایک واقعہ عرض کرنا چاہتا ہے جو ٹارقی کے سفر کے دوران پیش آیا اور جس کا خاکسار چشم دید گواہ ہے۔ ٹارقی کے علاقے میں مسٹر پیئرس Mr. Pierce اور مسز پیئرس اور ان کے بچوں کا ایک نہایت شریف اور وضعدار خاندان رہتا ہے جن کے ہاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ (جب حضور آکسفورڈ میں زیر تعلیم تھے) اکثر جایا کرتے تھے۔ حضور کے دیگر بھائی محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بھی حضور کے ساتھ تعطیلات گزارنے جاتے تھے۔ اور پیئرس 'فیملی' کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ مسٹر پیئرس نہایت خاموش اللسان تھے۔ ۱۹۷۰ء میں زندہ تھے۔ اور گفتگو میں صرف ہوں ہاں تک ہی اکتفا کرتے تھے۔ یا یوں کہیئے کہ چونکہ انکی اہلیہ مسز پیئرس بہت باتونی اور مسلسل بولنے والی خاتون ہیں۔ اس لئے مسٹر پیئرس کو بولنے کا موقع ہی نہیں دیتی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر پیئرس نے چار و ناچار یہ فیصلہ کر لیا ہوا تھا کہ اپنی اہلیہ سے گفتگو اور مسلسل بولنے میں مقابلہ اُن کے بس کا روگ نہ تھا۔ اسلئے انہوں نے چُپ رہنے کو ایک گونہ اپنی عادت ثانیہ بنا لیا ہوا تھا۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ مسز پیئرس اگرچہ بہت بولنے کی عادی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک سادہ طبیعت بے ضرر اور انتہائی شریف اور سادہ طبیعت کی ماں کی طرح پیار کرنے والی مشفق اور بزرگ خاتون ہیں۔ حضور اور حضور کے بھائیوں کو انہوں نے بیٹوں کی طرح رکھا۔ اب تک حضور کے پرانے فوٹو نہایت پیار اور احترام سے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔ حضور کو ناصر کہہ کر پکارتی ہیں اور حضور کی بے داغ جوانی اور حسنِ سیرت اور خدمتِ اسلام کیلئے حضور کے عزم کا ادب سے ذکر کرتی ہیں۔ یہ تفصیل اس پس منظر کو واضح کرنے کیلئے لکھی ہے جس میں مندرجہ ذیل واقعہ پیش آیا اور جس کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے یہ ساری تفصیل لکھنی پڑی۔

جس وقت حضور کا قافلہ مسز پیئرس کے مکان پر پہنچا۔ تو مسز پیئرس نے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو سارا مکان پھر کر دکھایا۔ ایک کمرے میں کھڑے ہو کر کہنے لگیں:-

Nasir, do you remember you used to stand here and recite the Holy Quran aloud. You would say, "I have resolved to serve Islam and dedicate my life to this end." And I used to say, "O, what a waste of time!"

(ترجمہ) ناصر! کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ اس مقام پر کھڑے ہو کر باآواز بلند قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے عزم کر لیا ہے کہ اسلام کی خدمت کرونگا۔ اور اس مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کروں گا اور اس کے جواب میں میں کہا کرتی تھی کہ واہ کیا تم اپنے اوقات کو اس طرح ضائع کرو گے۔

اسکے بعد مسز پیئرس حسب عادت بلند آواز سے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو ہو گئیں اور حضور کے اس عظیم اور مقدس عہد کو جو حضور نے اپنی جوانی میں انگلستان میں کھڑے ہو کر کیا تھا، یاد کر کے اس کی یاد میں کھو گئیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ مسز پیئرس اپنے اس فقرے پر جو انہوں نے اپنے ماحول اور اپنی طبعی سادگی کے باعث حضور کے خدمتِ دین کے جذبے کو دیکھ کر ایک طرح مذاق کے رنگ میں کہا تھا۔ اس پر نادم ہیں اور اس بات کا اقرار کر رہی ہیں کہ میں کتنی ناسمجھ تھی جو اس نور کو دیکھ نہ سکی جو میرے گھر میں مہمان رہا۔ آج کا کل سفر چار سو میل کے لگ بھگ تھا، گرمی بھی بہت تھی۔ حضور نے فرمایا کہ دھوپ اور سفر کی وجہ سے چکر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ احباب اپنے پیارے آقا اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔

ضروری اعلان

دفتر ہذا کے ایک کارکن چوہدری محمد شریف صاحب ناصر انسپکٹر تحریک جدید سیالکوٹ کی جماعتوں میں بھجوائے گئے تھے، ان کی طرف سے ۲۲ اگست کے بعد کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اگر یہ اعلان ان کی نظر سے گزرے تو وہ فوراً مرکز میں پہنچ جائیں۔ اگر کسی احمدی دوست کو انکا علم ہو تو وہ انہیں اس اعلان سے باخبر کر دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ تبوک ۱۳۵۲ ہش

حقیقی نیکی اور اس کی وسعت پذیری

قرآن مجید کی رُو سے حقیقی مومن اور حقیقی متقی بننے کے لئے محض نیک اعمال بجالانا کافی نہیں ہے بلکہ ان نیک اعمال کا دو خاص کیفیتوں کا حامل ہونا ضروری ہے۔

اوّل یہ کہ وہ نیک اعمال بلحاظ وسعت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری پر حاوی ہوں۔ دوم یہ کہ ان نیک اعمال میں ترقی پذیر کیفیت پائی جاتی ہو یعنی نیک اعمال کی بجا آوری میں کہیں بھی ٹکاؤ اور ٹھہراؤ کی کیفیت رونما نہ ہو بلکہ کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے ان میں انسان کا قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھتا ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں دونوں حالتوں میں ضروری ہے کہ انسان نہ صرف نیک اعمال بجالائے بلکہ ان نیک اعمال کا ہمہ گیر وسعت پذیر اور بلحاظ قدر و قیمت ترقی پذیر کیفیت کا حامل ہونا ضروری ہے

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں محض نیکی اختیار کرنے کی ہی تلقین نہیں فرمائی بلکہ ضروری قرار دیا ہے کہ ہر نیکی جو بجالائی جائے اس میں گہرائی اور گیرائی ہر دو حالتوں کا ہونا ضروری ہے۔ اسی مفہوم کو اللہ تعالیٰ نے نیکی کے لئے ایک خاص لفظ استعمال کر کے ادا کیا ہے اور وہ ہے اَلْبِرّ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ وسعت و ترقی پذیر کیفیت کی حامل نیکیاں بجا لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (البقرہ آیت ۱۷۸)

ترجمہ: مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا حقیقی اور کامل نیکی نہیں ہے حقیقی اور کامل نیکوکار وہ ہے جو اللہ روزِ آخرت، کتابِ الٰہی اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور محبتِ الٰہی کے زیر اثر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو اور سوالیوں کو نیز غلاموں کی آزادی کے لئے جس نے اپنا مال دیا اور نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو ادا کیا۔ اور اسی طرح اپنے عہدوں کو جب بھی کوئی عہد کر لیں پورا کرنے والے اور خاص کر تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت صبر اور ہمت سے کام لینے والے کامل نیک ہیں یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی اور کامل نیکی کے لئے اَلْبِرّ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو بہت وسیع معانی و مطالب پر مشتمل ہے لغت کی رو سے اَلْبِرّ کے معنی ہیں اَلصِّلَةُ وَالطَّاعَةُ وَالصِّدْقُ (اقرب) یعنی صلہ رحمی، اطاعت اور سچائی۔ ان معنوں کی رو سے اگر دیکھا جائے تو اَلْبِرّ کا لفظ اَلصِّلَةُ (صلہ رحمی) کی رو سے جملہ حقوق العباد کی ادائیگی پر اور اَلطَّاعَةُ (فرمانبرداری) کی رو سے جملہ حقوق اللہ کی ادائیگی پر حاوی ہے۔ اور اَلصِّدْقُ (سچائی) کی رو سے اِن ہر دو قسم کے حقوق کا ہر طور ہر قسم کے ریاء، تصنع اور بناوٹ سے پاک ہو کر بہت خلوصِ نیت کے ساتھ ادا کرنا اور کرتے چلے جانا ضروری ہے اسی لئے حضرت امام راغب نے مفردات میں اَلْبِرّ کے معنی درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اَلتَّوَسُّعُ فِىْ فِعْلِ الْخَيْرِ یعنی نیکی میں وسعت اور گہرائی اختیار کرنا۔ مطلب یہ کہ کسی ایک نیک عمل پر قانع نہ ہونا بلکہ ہر قسم کے نیک اعمال خواہ وہ حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہوں یا حقوق اللہ سے بجا لانا اور ان میں ترقی کرنا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیہ کریمہ میں حقیقی اور کامل نیکی (اَلْبِرّ) میں جن نیک اعمال کو گنوایا ہے ان میں ایمانیات کی تفصیل کے بعد جملہ حقوق العباد اور حقوق اللہ شامل ہیں اور پھر تنگی اور بیماری اور دیگر آفات کے دوران صبر کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرما کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہر صورت اور ہر حال میں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا اور ان کی وسعت اور ترقی پذیر کیفیت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوالیوں وغیرہ پر اپنے اموال خرچ کرنے کی تلقین فرما کر حقوق العباد کو کما حقہٗ ادا کرنے یعنی مخلوق خدا کے ساتھ غایت درجہ ہمدردی اور حسن سلوک روا رکھنے کی تعلیم دی ہے اور اسی طرح عَلٰى حُبِّهٖ، الصَّلٰوة اور اَلْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ میں حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ الغرض حقیقی اور کامل نیکوکار بننے کے لئے ضروری ہے کہ جملہ حقوق العباد اور حقوق اللہ پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ ادا کئے جائیں اور پھر ان کی ادائیگی اس طور پر کی جائے کہ اس ادائیگی کی وسعت و ترقی پذیر کیفیت برقرار رہے۔

اب اگر کوئی شخص کوئی ایک نیک کام بجالاتا ہے اور اس کی بجا آوری کو اپنے لئے کافی سمجھتا ہے تو وہ عند اللہ حقیقی اور کامل نیک شمار نہیں ہو سکتا۔ یا اگر کوئی شخص حقوق اللہ تو بجالاتا ہے لیکن حقوق العباد ادا نہیں کرتا یعنی مخلوق خدا کی خدمت سے لاپرواہ ہے تو حقیقی اور کامل نیک وہ بھی نہیں ہے۔ حقیقی اور کامل نیک عند اللہ وہی شمار ہوگا جو محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے دوہرے وصف سے متصف ہے اور پھر ان ہر دو اوصاف کے عملی مظاہرے میں اس کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ اس حقیقی اور کامل نیکی کو دنیا میں پھیلانے اور عام کرنے کی غرض سے ہی اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے جیسا کہ ایک پاک جماعت کے قیام کے وقت اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رقم فرمایا:-

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے ... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں، یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے" (اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

پس یہ کامل اور حقیقی نیکی جو محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے ہر دو پہلوؤں پر حاوی اور اپنی ذات میں وسعت و ترقی پذیر کیفیت کی حامل ہے جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے اور وہ ہر موقع پر پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ اس کا عملی ثبوت مہیا کرتی چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ پنجاب اور سندھ کی تاریخ کے موجودہ ہولناک ترین سیلاب کے دوران بھی محبتِ الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس خدائی جماعت نے خدمت و فدائیت کی جو شاندار مثال قائم کی ہے وہ اس کا ایک تازہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جسے چاہتا ہے وہ اپنے فضل سے نوازتا ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہونگے

غلبہ اسلام کی جو عظیم مہم اس وقت جاری ہے۔ اس میں قربانیاں پیش کرنا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے نصرت جہاں ریزرو فنڈ اسی کی ایک کڑی ہے۔ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انگلستان میں اپنے ایک تازہ خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"کامیابی ہمارے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر ہی نہیں رکھا۔ انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جرمن ترجمہ قرآن مجید پر
ازہر یونیورسٹی کا خراج تحسین

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

جماعت احمدیہ کا بنیادی مطمح نظر اشاعت اسلام ہے اور اس مبارک مقصد کے لئے تمام وہ وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں جو اس کی تکمیل کے لئے ممد ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت جماعت احمدیہ ۲۶ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کر چکی ہے۔ ان تراجم میں سے بعض شائع ہو چکے ہیں۔ بعض زیر طبع ہیں اور بعض پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔

ایک وقت تھا کہ قرآن مجید کے ترجمہ کو ناجائز اور بدعت خیال کیا جاتا تھا۔ بعض علماء ازہر کا بھی یہ خیال تھا۔ کہ "ان ترجمة القرآن حرام" قرآن کریم کا ترجمہ کرنا حرام ہے۔ عوام بھی علماء کے زیر اثر یہی خیال کرتے تھے۔ لیکن ایک زمانہ آیا جب مصر کے ذہین اور تعلیم یافتہ اشخاص نے یورپین مستشرقین کی طرف سے قرآن پاک کے تراجم کا مطالعہ کیا تو اس امر کا بڑی شدت سے احساس کیا کہ قرآن کریم کا ترجمہ ہونا بہت ضروری ہے اور یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ یورپین زبانوں میں کیا جائے تا اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں ان ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے اس تجویز میں پیش پیش ڈاکٹر طٰہٰ حسین وزیر تعلیم حکومت مصر تھے۔ جو نابینا ہیں۔ اور بڑی ذہنی اور فکری صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر طٰہٰ کی اس تجویز کا ذکر کرتے ہوئے بیروت کا کثیر الاشاعت رسالہ "الحصاد" جنوری ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:- كان الدكتور طه حسين قد دعا الى بعث فكرة نقل معانى القرآن الكريم الى اللغات الاجنبية تقريبا للاجانب بالقرآن و [illegible] الدين الاسلامي الحنيف. وقضاء على اراجيف [illegible] من لا يتحرون الدقة [illegible] يتوخون من [illegible] الازهر [illegible] النقل.

ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے قرآن کریم کو اجنبی زبانوں میں ترجمہ کرنے کا نظریہ اٹھایا تھا تا اغیار قرآن کریم سے متعارف ہوں۔ انہیں مذہب اسلام کے مبادیات کا بھی علم ہو اور باطل پرست اشخاص کے اعتراضات کا حتمی جواب دیا جا سکے جو نہ تو باریک بینی سے حقائق پر غور کرتے ہیں اور نہ جھوٹ سے رکتے ہیں۔ اور ازہر سے اپیل کی تھی کہ وہ اس ترجمہ کے کام کو سنبھالے۔

— (۲) —

ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے اس نظریہ پر کیوں تنقید اٹھایا؟ اس کی غرض ان کے اپنے الفاظ میں ہی مذکور ہے۔ اور جو شخص بھی مستشرقین کے تراجم قرآن کریم کی ورق گردانی کرے گا وہ یہی نتیجہ نکالے گا کہ اسلام کے حسین و جمیل چہرہ کو ازراہ تعصب انتہائی مکروہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے ساتھ تمسخر اور استہزاء اور حضرت سرور کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت پر تنقید کی گئی ہے۔ ایک غیور اور ذکی مسلمان کا ضمیر چلا چلا کر کہنے لگا۔ کہ اس کا ازالہ کیا جائے اور اصل حقیقت کا اظہار کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے مذہب اسلام کی فضیلت اور برتری انتہائی جامع اور مانع الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ

ان الدین عند اللہ الاسلام

یعنی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صرف اور صرف اسلام ہی حقیقی مذہب ہے۔

سیدنا الرسول الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت کو ساری دنیا کے لئے رحمت قرار دیا۔ اور فرمایا:-

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

اے رسول ہم نے تجھ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور قرآن کریم کو صحیفہ عالمیہ قرار دیا جیسا کہ فرمایا:-

ان ھو الا ذکر للعالمین

قرآن کریم تو ساری دنیا کے لئے قابل شرف نصیحت ہے۔ لفظ "ذکر" میں قرآن مجید کے فضائل و محاسن بیان کئے گئے ہیں۔

— (۳) —

جماعت احمدیہ بلحاظ تنظیم کے پہلی جماعت ہے جس نے ان قرآنی نصوص کی روشنی میں قرآن پاک کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے ہیں اور یہ انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ ازہر یونیورسٹی کے ماہانہ رسالہ "مجلة الازھر" نے جماعت کے جرمن ترجمة القرآن پر طویل تبصرہ کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ جو دیباچہ شامل ہے اس کے مضامین کی فہرست دی ہے۔ اور نمایاں طور پر اس مبارک کام کو سراہا ہے۔ اور اسے خراج تحسین پیش کیا ہے چنانچہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ماضی مینیجر مدارس دینیہ نے طویل ریویو کرتے ہوئے ترجمہ کے متعلق اصولی رائے یہ دی ہے

اما الترجمة نفسها فقد اختبرتها في مواضع مختلفة وكثير من الآيات في مختلف السور فوجدتها من خير الترجمات التي ظهرت للقرآن الكريم في اسلوب دقيق محافظ ومحاولة بارعة لاداء المعنى الذي يدل عليه التعبير العربي المنزل لآيات القرآن الكريم

یعنی جہاں تک صرف ترجمہ کا تعلق ہے میں نے مختلف مقامات اور مختلف سورتوں کی بہت سی آیات کا ترجمہ بنظر غائر دیکھا ہے۔ اس ترجمہ کو میں نے قرآن مجید کے جملہ تراجم سے جو اس وقت منصہ شہود پر آچکے ہیں بہترین پایا ہے۔ یہ ترجمہ باریک بینی اور علمی احتیاط کے انداز سے کیا گیا ہے۔ اور معانی قرآن کریم کی ادائیگی میں انتہائی ماہرانہ قابلیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ تاکہ عربی میں نازل شدہ قرآنی آیات کی کماحقہ ترجمانی ہو سکے۔

(مجلة الازھر فروری ۱۹۵۶ء)

جماعت احمدیہ کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ وہ علماء جو قرآن کریم کے ترجمہ کو بدعت اور ناجائز قرار دے رہے تھے۔ اب نہ صرف اس کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کئے گئے ترجمہ کو بہترین ترجمہ قرار دے رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر
کا
سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۲-۱۳-۱۴ ظہور (اگست) بروز اتوار سوموار منگل محمد آباد اسٹیٹ میں منعقد ہوا۔ ۳۲۵ خدام ۲۶۰ اطفال اور ۲۰ انصار نے شرکت کی۔ اطفال کا خدام سے اجتماع الگ تھا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سیلاب کی وجہ سے پروگرام کے باوجود تشریف نہ لا سکے۔ لہذا مکرم چوہدری منور احمد صاحب خالد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر نے اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اس اجتماع کے دوران ایک اجتماعی وقار عمل ٹاہلی ریلوے سٹیشن کے قریب منعقد ہوا مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ گھوڑ دوڑ اور سائیکل ریس کے مقابلہ جات بہت پسند کئے گئے۔ محترم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مکرم مولوی محمد سعد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ کے علاوہ حیدرآباد سے مکرم محمد جلال شمس صاحب اور مکرم عبدالعزیز صاحب ظاہر (مربیان سلسلہ) بھی تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے مختلف عنوانات پر خدام و اطفال سے علمی و مذہبی پہلوؤں پر خطاب فرمایا۔ اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ کبڈی اور والی بال کے مقابلے بڑے خوشکن رہے۔ ضلع کراچی۔ حیدرآباد۔ نواب شاہ۔ ٹنڈو محمد خان اور ٹنڈو جام کوٹ احمدیہ اور ضلع بہاولپور کے بعض خدام نے بھی شرکت کی۔ آخری دن تقسیم انعامات کے اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب محمد آباد اسٹیٹ نے کی۔ اور آپ ہی نے انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے مختصر طور پر جذبہ اطاعت کی روح کو واضح فرمایا اور خدام کو تلقین کی کہ وہ موجودہ زمانے کی بے راہ روی میں بہہ جانے کی بجائے جذبہ اطاعت کو اپنائیں اور ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی عمل کریں۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر نے دعا کروائی جس پر یہ مبارک اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر)

درخواست دعا

خاکسار ایک لمبے عرصہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہے اور ہر طرح علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرنے تکلیف ہوتی ہے۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ عوارض سینہ و بخار مسلسل بیمار چلی آرہی ہیں کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بھی بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے خاکسار کی والدہ محترمہ نیز اہلیہ اور خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

صوبیدار میجر ملک محمد یعقوب پنشنر راولپنڈی

۲

مکرم برادرم رانا مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ بہاولپور کو جیپ کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں نیز بازو پر تین جگہ زخم آئے ہیں بازو پر پلستر لگا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی مکمل شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلعوار گوشوارہ وعدہ و وصولی تحریک جدید

بغایت ۳۱ جولائی ۱۹۷۳ء

نمبر شمار	نام ضلع	وعدہ	وصولی فی صد
۱	ربوہ۔ ضلع جھنگ	۷۰,۰۸۲	۵۰
۲	ضلع جھنگ	۱۰,۷۸۵	۳۵
۳	ضلع میانوالی	۱,۴۵۱	۴۲
۴	ضلع سرگودھا	۴۳,۴۵۸	۴۰
۵	ضلع لائلپور	۳۶,۸۳۶	۳۱
۶	ضلع لاہور	۱,۰۰,۵۶۹	۴۲
۷	ضلع گوجرانوالہ	۲۳,۶۹۶	۵۰
۸	ضلع سیالکوٹ	۴۲,۲۱۱	۴۹½
۹	ضلع شیخوپورہ	۳۱,۶۲۰	۵۳
۱۰	ضلع گجرات	۲۲,۸۶۸	۴۵
۱۱	ضلع جہلم	۷,۶۳۲	۲۸
۱۲	ضلع راولپنڈی	۶۰,۳۰۷	۳۹
۱۳	ضلع کیمبل پور	۲,۶۴۴	۷۲
۱۴	ضلع ہزارہ	۶,۰۰۷	۵۲
۱۵	ضلع مردان	۱,۷۴۸	۳۷
۱۶	ضلع پشاور	۱۲,۶۳۳	۳۴
۱۷	ضلع کوہاٹ	۲,۷۳۰	۲۱
۱۸	ضلع بنوں	۷۶۴	۶۳
۱۹	ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	۳۶۳	۲۸
۲۰	آزاد کشمیر	۱,۰۹۶	۵۰
۲۱	ضلع ساہیوال	۱۴,۵۷۳	۵۱
۲۲	ملتان	۱۹,۴۳۳	۵۳
۲۳	مظفر گڑھ	۲,۳۱۶	۳۷
۲۴	ڈیرہ غازیخان	۵۹۷	۱۰۰
۲۵	رحیم یار خان	۳,۰۰۷	۹۵
۲۶	بہاولپور	۲,۸۱۴	۵۳
۲۷	بہاولنگر	۴,۱۰۳	۵۱
۲۸	ڈویژن خیرپور	۱۰,۸۱۷	۱۰۰
۲۹	حیدر آباد	۳۵,۹۰۰	۵۴
۳۰	کوئٹہ	۱۵,۶۰۷	۴۴
۳۱	کراچی	۱,۳۰,۰۰۰	۴۹

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم مرزا محمد رفیق صاحب دکاندار محلہ دارالنصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب وفات پاچکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۲۷-۵۳۴۶/۳۱۵ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/۳۴۰ روپے موجود ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ یہ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ باقی ورثاء کو یہ رقم مجھے دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کے سالانہ تربیتی اجتماعات

مکرم ناظم صاحب انصار اللہ ضلع لائلپور کی تجویز پر محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مجالس ضلع لائلپور کے سالانہ تربیتی اجتماعات منعقد کرنے کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔

جملہ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کرکے اجتماعات کو کامیاب بنائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ سمندری ، ۱۱/۹/۷۳ ، منگل صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر
۳۔ لائلپور ، ۱۴/۹/۷۳ ، جمعہ بعد نماز جمعہ سے ۵ بجے شام
۴۔ چک ۸۸ جیابنہ ، ۱۴/۹/۷۳ ، جمعہ بعد نماز مغرب و عشاء
۵۔ سر شمیر روڈ ، ۱۵/۹/۷۳ ، ہفتہ صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر
۶۔ گوجرہ ، ۱۶/۹/۷۳ ، اتوار صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر
۷۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ، ۲۳/۹/۷۳ ، اتوار صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترم چوہدری علم دین صاحب چک ۲۰۹ رب ضلع لائلپور (مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب حنیف مبلغ گیمبیا کے خسر) مورخہ ۲۵/۸/۷۳ بروز ہفتہ سات بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت بلند اخلاق کے مالک تھے غریبوں اور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کا جذبہ پایا جاتا تھا احمدیت کے شیدائی تھے۔ جو بھی امام وقت کی طرف سے تحریک ہوتی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بیوی بچوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

رشید احمد چوہدری
صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۰۹ آر۔ بی ضلع لائلپور

گمشدہ بستر: مورخہ ۲۰/۸/۷۳ کو تین خواتین نے ہماری بس پر ربوہ سے لاہور تک سفر کیا۔ جاتی دفعہ بستہ بھول گئیں جو چوہدری محمد علی ظفر معرفت بیت اللباس ربوہ کے پاس موجود ہے (آفتاب احمد کنڈیکٹر بس نمبر ۳۸۸)

بواسیر (ہر قسم)
یک لمحہ علاج
سہل اور مجرب
دوا کی دوا غذا کی غذا۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام
لمبے گراں علاج معالجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور اپریشن سے نجات۔
قیمت -/۵ علاوہ محصول ڈاک
برانچ پائنیر میڈیکل کمپنی (آف کراچی)
فارانی منزل بھیرہ ضلع سرگودھا

دانت
نکلوا کر بھی آرام نہیں آیا کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے
پائیوریا کا سبب اینٹی پائیوریا سے
اور
کیریز کی وجہ اینٹی کیریز سے دور ہو جاتی ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گولبازار ربوہ فون نمبر ۱۶۳ رجسٹرڈ ۲۰۷

ہمدرد نسواں جب مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۲۰ روپے خالص مکمل اجزاء سے تیار شدہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ ربوہ کی امداد سیلاب زدگان کے سلسلہ میں شاندار مساعی

احمدی خواتین نے گھریلو کام ترک کر کے متاثرہ لوگوں کیلئے روٹیاں پکا کر دیں

ایک ہزار روپیہ نقد، پارچات، گرم کپڑے، گھریلو استعمال کے برتن اور دیگر ضروریات کی چیزیں جمع کر کے مصیبت زدوں میں تقسیم کیں،

موجودہ ہولناک سیلاب میں جہاں احمدی مردوں نے مصیبت زدگان کی امداد میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ وہاں خدا کے فضل سے احمدی مستورات خدمت خلق کے کاموں میں اپنے بھائیوں کے دوش بدوش رہیں۔ سیلاب کے ایام میں ربوہ کے گردونواح کے گاؤں سے لوگ ربوہ کے اندر اور ربوہ کے قریب پناہ لئے ہوئے تھے۔ ان سب کے کھانے کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے دارالضیافت کے علاوہ روٹیاں لگانے کا انتظام جلسہ سالانہ کی سوئی گیس کی شیڈوں اور ہوٹلوں کے تنوروں پر کیا گیا تھا۔ تین وقت ایسے آئے جن میں امکان تھا کہ روٹی بروقت تیار نہ ہو سکے۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے اس مشکل کا حل لیا کیا کہ آٹا گھروں میں تقسیم کروا دیا۔ اور احمدی بہنوں نے جذبہ ایثار سے کام لیتے ہوئے اپنے بچوں کو کھانا بعد میں دیا اور مصیبت زدہ لوگوں کے لئے روٹیاں پہلے پکا کر دیں۔

اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے متاثرین کی امداد کے لئے ایک ہزار روپے نقد جمع کر کے متاثرین کی مدد کی۔ ڈیڑھ ہزار سے زائد نئے اور مستعمل پارچات پچاس جوڑے جوتے، سات من گندم اور آٹا گرم کپڑے۔ لبستر، دالیں، چاول چائے کی پتی، دوائیاں، صابن۔ ماچسیں، گھریلو استعمال کے برتن وغیرہ جمع کر کے امدادی مرکز کو ارسال کئے وہ امداد اس میں شمار نہیں جو ہماری بہنوں نے مصیبت زدوں کو فرداً فرداً کی۔ لجنہ ربوہ کی طرف سے ابھی ریلیف کا کام جاری ہے اور منتظمات محلوں سے مزید سامان اکٹھا کر رہی ہیں۔

دعائے مغفرت

میری حقیقی اور بڑی ہمشیرہ معراج بیگم صاحبہ بیوہ خواجہ امام الدین صاحب آف گجرات مورخہ ۳/۷/۱۰ کو اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔ ساری عمر تہجد کی نماز ادا کرتی رہیں۔ اور وہ دعائیں ہمارے لئے اور سلسلہ کے لئے کرتی رہیں۔ بہت عاجز اور مسکین طبیعت کی تھیں۔

ان کا ایک ہی بیٹا ہے جو عزیز احمد ہے اور وزارت مواصلات میں سیکشن آفیسر ہے ۳/۷/۱۰ کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب میری ہمشیرہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے

(ملک برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

جماعت احمدیہ بہاولپور کی امدادی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ بہاولپور نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مورخہ ۲۹/۸ تک حسب ذیل کام کئے ہیں۔

۱۔ پانچ من خشک خوراک پانی میں گھرے ہوئے افراد میں بذریعہ پاک فوج تقسیم کی نیز گیارہ صد روپے کی خوراک۔ گڑ۔ نمک۔ موم بتیاں۔ ماچسیں اور دیگر ضروریات کی اشیاء خرید کر تقسیم کی گئیں۔

۲۔ ۳۰۰ افراد کو ٹائیفائڈ اور ہیضے کے ٹیکے لگائے گئے۔ نیز سینکڑوں دیگر مریضوں کو مفت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔

۳۔ ایک مصیبت زدہ گھرانہ جو کھلے آسمان کے نیچے بے گھر اور بے سہارا تھا اسے ایک ٹینٹ لے کر دیا گیا۔

۴۔ سیلاب سے متاثرہ جماعتوں میں خصوصی وفد بھیج کر ان کی خیریت دریافت کی۔ اور ہر ممکن مدد کی

۵۔ لجنہ اماء اللہ بہاولپور نے متاثرہ لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے پارچات۔ جوتے اور دیگر اشیائے ضروریات جمع کیں۔

۶۔ امدادی کام کو مزید وسیع کرنے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے۔

۷۔ متاثرین کی ایک دقت امدادی کام کے دوران یہ بھی سامنے آئی ہے کہ ان کے پاس اپنے عزیزوں کو اطلاع دینے کے لئے پوسٹ کارڈ نہیں ہیں لہذا آئندہ امدادی پارٹیاں اپنے ساتھ پوسٹ کارڈ بھی لے کر جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نئے وعدے نہیں لینے۔ وصولی ہی کرنی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر روانہ ہونے سے قبل جو مکتوب گرامی امراء اور صدر صاحبان کو نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے متعلق بھجوایا تھا۔ اس میں تحریر فرمایا:

"اس تین سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جن کو نیا رزق عطا فرمایا یا ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائی اور وہ پہلے یا تو تحریک میں حصہ نہ لے سکے تھے، یا موجودہ حیثیت کے مطابق حصہ نہ لیا تھا۔ اُن سے زائد وصولی کر کے اپنا بجٹ پورا کریں۔ اور اس سے دس فیصد زائد بھی کر دیں۔ نئے وعدے نہیں لینے صرف وصولی ہی کرنا ہے۔"

پس اس کے مطابق اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲-۳-۴ نبوت ۱۳۵۲ ہش (نومبر ۱۹۷۳ء) کو منعقد ہوگا۔ اجتماع کے دوران حسب سابق شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ قائدین مجالس شوریٰ میں پیش کی جانے والی تجاویز کو مجلس عاملہ مقامی کے اجلاس میں پیش کرنے اور کثرت رائے سے منظور ہونے کے بعد ۲۰ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

داخلہ جامعہ احمدیہ

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ان شاء اللہ العزیز ۲۲ اور ۲۳ تبوک مطابق ۲۲-۲۳ ستمبر بروز ہفتہ۔ اتوار صبح ۸½ بجے ہوگا۔ جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ایسے طلباء جن کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے اور انہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں تشریف لے آویں۔ اور پہلے دفتر کو اطلاع دیں تا کہ ان کو فارم وقف زندگی اور فارم داخلہ جامعہ احمدیہ پر کرنے کے لئے بھجوایا جا سکے اور ان کے آنے سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ صدر جماعت احمدیہ پلیوال ستیداں کی اہلیہ محترمہ چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد نواز مومن کارکن الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵